سوال

(181) حنفی لکھتے ہیں کہ اترکوا قولی الخ حکم امام صاحب نے خاص الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حنفی لکھتے ہیں کہ اترکوا قولی الخ حکم امام صاحب نے خاص اپنے شاگردوں کو دیا ہے۔ اوران کو جو مرتبہ اجتہاد پر ہوں۔ جیسا کہ میزان شعرانی رحمۃ اللہ علیہ میں ہے۔

قلت ہو محمول علی من لہ قدرہ علی استنباط الاحکام الخ

نہ بے علم آدمی کو آیا یہ صحیح ہے۔؟ (محمد عیسیٰ عفی عنہ خریدار اہلحدیث نمبر 3494)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کا جواب خود اسی قول میں ملتا ہے۔ سارا قول یوں ہے۔ اترکوا قولی بقول الرسول۔ یعنی اما ابو حنیفہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ رسول ﷺ کے قول کے مقابلہ میں میرا قول چھوڑ دیا کرو۔ پس جس کو کوئی حدیث مل جائے۔ جو امام کے فتوے کے مخالف ہو۔ اس پر فرض ہے کہ وہ امام کا قول چھوڑ دے گو وہ پورا محدث نہیں نہ پورا مجتہد ہے۔ خود حنفیہ لکھتے ہیں کہ امام صاحب کے شاگرد امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی مجتہد تھے۔ مطلق نہ تھے۔ پھر ان کو بھی یہ حکم نہ ہوسکا۔ قاضی ثناء اللہ مرحوم پانی پتی مالابدہ میں مسئلہ شراب بیان کر کے کہتے ہیں کہ مسئلہ امام صاحب کا حدیث کے مخالف ہے۔ لہذا متروک ہے۔ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ موافق حدیث کے ہے۔ لہذا وہ صحیح ہے۔ حالانکہ علماء اصول کی اصطلاح میں قاضی صاحب مرحوم مجتہد نہ تھے مختصر یہ ہے کہ رسول خدا ﷺ کی بات سے جس کی بات مخالف ہوگی وہ قابل رد سمجھی جائے گی۔ (19 مئی 16ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 143

محدث فتویٰ